# موسیٰ ؑ کے معجزات قرآن وتورات کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

## The Miracles of Prophet Moses AS from the Perspective of Holy Quran and Torah: A Comparative Study

**ضیاء الدین** *
**محمد نعمان****

**Abstract**

Allah SWT; the Omnipotent, Almighty and Creator of the Universe, has created Human beings and Jins for His worship. He bestowed His revelation to His Prophets to guide creatures how to worship Him. Miracles are revealed to support their mission, which were considered manifestations of the prophet-hood and to nullify the doubts being raised regarding their message. The Holy Quran has testified the revelation of Torah but also verifies that it has been abrogated and manipulated by Jews and their scholars called Rabbis. The present study will undertake that how the Holy Quran and Torah describe the Divine intervention in the form of miracles; bestowed upon His prophet Moses AS, for the purpose to let the antagonists and unbelievers know that these prophets and their mission is true. It is found that there were decisive differences to approach the essence of miracles, presented in both religions; Islam and Judaism, which resulted discrimination in faith. To undertake this study, the researcher has adopted the comparative methodology of text reading and analysis of both Holy Quran and Torah.

**Key Words:** Moses, Miracles, Qur’an, Torah, abrogation and manipulation etc.

## تعارف

*لیکچرار اسلامک سٹڈیز یونیورسٹی آف سوات۔
**پی ایچ۔ڈی اسکالر، یونیورسٹی آف ہری پور، جزوقتی لیکچرار یونیورسٹی آف سوات۔

اللہ رب العالمین نے انسانیت کی راہنمائی کے لئے مختلف ادوار میں مختلف انبیاء ورسل کو کتب و صحائف دے کر ارسال کیے ہیں۔ ادیان عالم کے ماہرین اس بات پر شاہد ہیں کہ آسمانی کتب اربعہ ہیں جو تورات، زبور، انجیل اور قرآن ہیں۔ اول الذکر تین کتابیں خاص قوموں اور زمانوں کے لئے تھے جس میں اس کے متبعین نے مرور زمانہ کے ساتھ تحریف و تغیر کیا ہے۔ تاہم قرآن مجید جو نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی ہے اقوام عالم اور پوری انسانیت ک لئے ہدایت بنا کر نازل کیا گیا ہے اور نص قرآنی کے تحدی کے مطابق دیگر آسمانی کتب کے برعکس انسانی مداخلت اور تحریف وتبدیل سے محفوظ ہے اللہ رب العالمین فرماتے ہیں:

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾[1]

" یقینا ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں"۔

قرآن کے مقابلہ میں جو دوسری کتب سماویہ ہیں وہ تحریف شدہ ہیں جب ہم ان کتب کا قرآن کریم کے ساتھ تقابل کرتے ہیں تو ان کتب میں تحریفات اور تبدیلیاں جو ان کے علماء اور ربیوں نے کی ہیں سامنے آتی ہیں نتیجتاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتب تحریف شدہ ہیں جس پر یہودی سکالرشپ بھی دال ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء کرام کاسلسلہ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے شروع کیا ہر نبی کی ایک نرالی شان ہوتی ہے او اس کی کچھ امتیازی خصوصیت ہوتی ہیں ، ان تمام انبیاء میں موسی ؑ نے الا تبارک

وتعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے اسی وجہ سے انہیں کلیم اللہ کہا جاتا ہے ،آپ ؑ کا تذکرہ سب سے زیادہ قرآن حکیم میں ملتا ہے ،آپؑ کا واقعہ باری تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر مختلف انداز سے کیا ہے، آپ پر جوآسمانی کتاب نازل ہوئی اس کا نام تورات ہے،اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق آپ کو کچھ معجزات عنایت کئے۔قرآن حکیم اور تورات (OT) میں ان معجزات کا تذکرہ ملتا ہیں لیکن قرآن مجید اور تورات نے موسیٰ ؑ کے معجزات جو بیان کئے ہیں ان کا تقابلی جائزہ لینے کی ضرورت ہے ، کیونکہ قرآن بغیر کسی شک وشبہ کے کلام اللہ ہے اور تحریف سے پاک ہے ، جبکہ تورات میں تحریف ہوئی ہے، اگر دونوں کتب کاتقابلی جائزہ لیا جائے تو اس سے تورات میں ہونے والی تحریفات کھل کر سامنے آتے ہیں یہ تقابلی جائزہ قرآن کریم کی حفاظت پر مزید تائید دلالت کرے گی یہ آرٹیکل اسی تقابلی جائزہ کی ایک کوشش ہے۔

## موسیٰ ؑ کلیم اللہ کے حالات زندگی

آپ کا نام موسیٰ بن عمران تھا آپ کی جائے پیدائش مصر کی دارالحکومت ہے[2]۔ آپ کو بنی اسرائیل کے پیغمبربنا کر مبعوث کئے گئے تھے[3]، تاکہ بندوں کو بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر بندوں کے رب کی غلامی کی طرف بلائے۔جب فرعون نے موسیٰ ؑ کی دعوت توحید نہیں مانی تو اللہ تعالی نے موسیٰ ؑ کوفرمایا کہ بنی اسرائیل کو رات کے حصے میں مصر سے نکال دو لہذا حکم خداوندی کی

تعمیل میں موسیٰ اور ان کی قوم رات کومصر سے نکل گئے جب فرعون کو اس کاپتہ چلا تو فرعون نے لشکر جمع کیا اور موسیٰ کا تعاقب کیا اللہ رب العالمین کے حکم سے موسیٰ اور ان کی قوم نے بحفاظت دریا عبور کیا جبکہ فرعون اور اس کی قوم دریا میں ہلاک ہوئے۔[4]

## موسیٰ کلیم اللہ کی صفات

**1۔اللہ رب العالمین کی قدرت پر کامل یقین والے:** جب بھی پیغمبر پرکوئی مصیبت یا مشکل پیش آتی ہے تو وہ صبر سے کام لیتا ہے اورخدا کی ذات اور ان کی قدرت کاملہ پر کامل یقین رکھتا ہے جیسا کہ اس ارشاد خداوندی سے معلوم ہو تا ہے : ﴿فَلَمَّا تَـرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰـي اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ﴾[5] "بنی اسرائیل نے جب یہ مشاہدہ کیا کہ سامنے بحر قلزم ہے اورخلف(پیچھے) سے فرعون اور اس کا لشکر پہنچا تو موسیٰ سے کہا:ہم تو مارے گئے یہاں تو ہمیں پکڑ ہی لیاموسیٰ نے کہا:ہر گز ایسانہیں ہوسکتا ، میرے پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے اس مشکل سے نجات دلائے گا"

**2۔ظلم اور تکلیف پر صبر کرنے والے : فرعون اور بنی اسرائیل کی طرف سے جو تکالیف پہنچتی تھیں ان پر خود بھی صبر کرتے اور ہمیشہ اپنی قوم کو بھی صبر کا کہا کرتے تھے جیسا کہ حدیث نبوی** ہے : «رحم اللہ موسى قد أوذي بـأكثر من

هـذا فصـبر»[6] "اللہ رب العـالمین موسیؑ پـر رحم کـرے اُن کو بہت زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے ثابت قدمی سـے کام لیا"۔

3۔**تواضـع اور حسـن خلـق والے:** موسـیٰؑ کـو اللہ رب العالمین نےکثیر خوبیوں سے نوازا تھاان میں ایک تواضع اور حسـن خلـق بھی تھی جیسـا کہ اس ارشـاد خداونـدی سـے معلوم ہوتا ہے : ﴿قَـالَ لَـهٗ مُوْسٰـي هَـلْ اَتَّبِعُـكَ عَلٰٓي اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾[7] "موسیٰ نے اس سے کہنے لگے:کیـا میں آپکے پیچھے چـــل ســـکتا ہوں تـــاکہ آپ وہ مفیـــد علم مجھے سکھائیں جو آپ کو سکھایا گیا ہے"؟

4۔**بہت حیاء کرنے والے :** حدیث شریف میں آتا ہے: «کـان شدید الحیاء کـان لا یغتسـل إلا مسـتترا»[8] "موسٰـی ؑ بت زیـادہ بـا حیـاء تھے ہمیشـہ پـردے میں غسـل کیـا کـر تے تھے"۔

## موسیٰ کی وفات

ملک الموت نےموسیٰؑ کے قریب آکر ان سےکہا:اپـنے رب کا حکم قبول کرلیجـئے،راوی کہتے ہیں: تـو موسـیٰ کلیم اللہ نے ملک الموت کو تھپڑ رسید کیـااور اس کی آنکھ پھـوڑ ڈالی،راوی کہتے ہیں: اب یہ فرشـتہ اسـی حـالت میں اللہ رب العـالمین کے پـاس لوٹـا اور شـکایت کی کہ آپ نے مجھے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا ہے جـو مـوت کـا خواہشـمند نہیں ہے اور اس نے مـــیری آنکھ پھـــوڑ ڈالی،پس خـــدا نے فرشـــتے کی آنکھ درســـت کی اور اُس ســـے کہا کہ واپس

میرے بندے کی طرف جاؤ اور اس سے پوچھو تم مزید زندہ رہنا چاہتے ہو؟اگر تم مزید زندگی چاہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھو تمہارے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے تو تمہیں ہر ایک بال کے عوض بارہ مہینے کی زندگی عطاء کردی جائے گی ،موسیٰ ؑ نے سوال کیا پھر کیا ہو گا ؟فرشتے نے عرض کی اس کے بعد مرنا ہے تو موسیٰؑ نے کہا پھر تو ابھی ہی میری روح قبض کرلو[9]۔

## معجزہ کی تعریف

معجزہ کے لغوی معنی ہیں :عاجز کردینا۔

اصطلاحی معنی: «المعجزة: أمر خارق للعادة داعٍ إلى الخير والسعادة مقرون بدعوى النبوة قصد به إظهار صدق من ادعى أنه رسول من الله»[10] " معجزہ: خارق عادت (عام عادت سے ہٹ کر) کام کو کہتے ہیں، اس میں خیر اور بھلائی کی طرف دعوت ہوتی ہے ، یہ دعوئ نبوت کے ساتھ ملا ہوتا ہے، اس سے دراصل نبوت کا دعویٰ کرنے والے کی سچائی کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے"۔

جبکہ معجم الوسیط کے مطابق معجزہ کی اصطلاحی تعریف ہے: «المعجزة أَمر خارق للْعَادَة يظهره الله على يَد نَبِي تأييدا لنبوته وَمَا يعجز الْبشر أَن يَأْتُوا بِمثلِهِ»[11] "معجزہ ایک ایسا خلاف عادت کام ہے جسے اللہ رب العالمین آپنے نبی کی نبوت کی تائید کے لیئے وجود بخشتا ہے اورجس کے کرنے سے انسانی قدرت قاصر /عاجز ہوتی ہے۔"

معجزات کسی ایک نبی کے ساتھ خاص نہیں ہوتے بلکہ انبیاء پرمختلف انواع واقسام کے معجزات نازل ہوتے تھے۔جس نبی پر بھی جو بھی معجزہ نازل ہوتا تھا وہ اس دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نازل ہوتا تھا۔[12] ابراہیم خلیل اللہ[13] کو نمرود نے بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکا جس نے ابراہیم خلیل اللہ کو نہیں جلایا ۔ موسی کے معجزات کا بھی آگے چل کر تذکرہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ ؑ کو دئیے گئے معجزات بھی حیران کن تھے جیسا کہ ُمردوں میں جان ڈالنا اور برص کے مریضوں کو صحت یاب کرانا۔ان انبیاء علیہم السلام کے معجزات اس وقت کے ساتھ ختم ہوگئے۔ تاہم نبی مہربان ﷺ کو جو معجز قرآن کی صورت میں دیا گیا وہ تا قیامت قائم رہے گا۔

## معجزہ کی خصوصیات

- یہ اللہ رب العالمین کی اخذ وعطاء ہوتا ہے۔
- یہ خرق عادت کام ہوتا ہے۔
- انسان اس جیسا کام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔
- معجزات کا صدور انبیاء کرام سے ہوتا ہے۔
- معجزہ نبی کی سچائی پر دال ہوتا ہے۔[14]

## کرامت کی تعریف

«هي ظهور أمر خارق للعادة من قبل شخص غير مقارن لدعوى النبوة»[15] "کرامت غیر نبی کے ہاتھ پر خرقِ عادت کام کے ظہور کو کہتے ہیں "۔

## استدراج کی تعریف

«فما لا يكـون مقرونًـا بالإيمـان والعمـل الصـالح يكـون استدراجًا»[16]۔استدراج خرقِ عادت کام کا ظہور فاسق وفاجر کے ہاتھ پـر ظـاہر ہونے کـا نـام ہے۔معجـزہ ، کـرامت اوراستدراج میں فرق مذکورہ بالا تعریفات سے ظاہر ہے ۔

## تورات (Torah)

تورات[17](Torah) موسٰی ؑ پر کوہِ طور کے مقـام پـر نازل ہوئی تھی۔ تورات (Torah) : تورات کا معـنی ہے قـانون (Law) شریعت[18]، تعلیم، طہارت اور وحی کہتے ہیں اور اس کـو پنٹا ٹاخ (Pentateuch) یا اسفار خمسہ یا اسفار موسوی بھی کہا جاتـا ہے۔جبکہ عیسـائی اس کـو عہد قـدیم یـا عہد نـامہ عـتیق (Old Testament) کہتے ہیں اور عـبرانی میں تنـاخ (Tanakh) کہا جاتـا ہے[19]۔ اس کے علاوہ تـورات کـو یہودی نـاموس (نـاموس یونـانی کلمہ ہے جس کے معـانی قـانون کی ہے) بھی کہتے ہیں[20]۔ تورات کو مزید پھـر منـدرجہ ذیـل پـانچ اسفار (ابواب[21]) میں تقسیم کیا گیا ہے:

ا۔ سفر التکوین "الخلیقہ" عبرانی زبـان میںBereshitجبکہ انگریزی میں Genesis کہلاتا ہے۔

ب۔ سفر الخـروج کـو عـبرانی زبـان میں Shemot جبکہ انگریـزی میں Exodus کہا جاتـا ہے جـو کہ ۴۰ فصـول ہیں۔

ت۔ سفر اللاویین یا سـفر الاحبـار عـبرانی میں Vayirka جبکہ انگریــزی میں Leviticusکہلاتــا ہے۔ جــو کہ ۲۷ فصول ہیں۔

ث۔ سفر العدد عـبرانی میں Bamidbar جبکہ انگریـزی میں Numbers کہلاتا ہے جو کہ ۳۶ فصول ہیں۔

ج۔ سفرالتثنیہ یا استثناء عبرانی میںDabarim جبکہ انگریزی میںDeuteronomy کہا جاتا ہےجو کہ ۳۴ فصول ہیں۔

## قرآن کی تعریف

قرآن قرء یقرء کے باب سے ہے جو بمعـنی جمـع کرنـا اور پڑھنے کے ہیں[22]۔

**اصـطلاحی تعریــف:** «القــرآن: هــو المــنزل على الرســول المكتــوب في المصــاحف المنقــول عنــه نقلًا متــواترًا بلا شــبهة»[23]

"قرآن مجید: یہ اللہ رب العـالمین کـاوہ کلام ہے جـو نـبی مہربانہ پـر جبرائیـل امین کے توسـط سے عـربی زبـان میں اتارا گیا مصاحف میں قلم بند کیـا گیـا اور آپ ہسے تسلسـل کیساتھ کسی شک و شبہ کے بغیر ہم تک نقل کیا گیا"۔

## قرآن اورمعجزات موسیٰ

انبیاء کرام کو اللہ رب العالمین نے معجزات عطـا کـئے تاکہ ان کی نبوت پر دلیل ہوں۔ ان جلیل القدر انبیــاءکرام میں موســیٰ ؑ جنہوں نے کلیم اللہ کــا لقب پایــا تھــا بھی شــامل تھے۔ ان پر جو معجـزات نـازل ہوئے تھے وہ اپـنی نـوعیت آپ تھے اللہ رب العالمین فرماتے ہیں۔ وَلَقَـدْ اٰتَيْنَـا مُوْسٰـي تِسْـعَ اٰيٰتٍ

بَيِّنٰتٍ فَسْــــَٔــــلْ بَنِيْٓ اِسْــرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَــالَ لَــهٗ فِرْعَــوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰي مَسْحُوْرًا ﴾[24]

مفسـرین حضـرات نے ؑ موسٰیؑ کـو عطـا ہونے والے معجزات نو (۹) ذکـر کـرتے ہیں۔ اب وہ کـون کـون سـے تھے اس کےبارےمیں مفسرین کا بعض کے تعین میں اختلاف ہے ۔

## متفق علیہ معجزات

جن چھ معجـزوں پـر اتفـاق ہے ان میں سـے پـانچ اس ارشاد خداوندی میں مـذکور ہیں : ﴿فَاَرْسَـلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَـانَ وَالْجَـرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۣ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْاقَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ﴾[25] یعـنی طوفان، جراد ، قمل ،ضفادع اور دم ان پانچ میں اتفاق ہے۔پھرجو چھٹـا معجـزہ ہے وہ یـد بیضـاء ہے ان چھ معجـزات پـر سـلف صالحین کے اتفاق کے بعد بـاقی تین معجـزات پـر اختلاف ہے۔ ابن عباسؓ سےروایت ہے کہ وہ عصا، لسان اور بحر ہیں ،اور ضحاک[26] سےمروی ہے کہ وہ فرعون [27] کے دربار میں دو مـرتبہ عصا کا پھینکنـا ہے اور زبـان کی گـرہ کھولنـا ہے ،اور محمـد بن کعب[28] سـےروایت کی گـئی ہے کہ وہ بحـر ، طمس اور حجـر ہیں،اورابن عبـاس[29] (دوسـرا قـول )، عکـرمہ[30]، مطـر الـوراق، شعبی،عطاء اور مجاہد سـے مـروی ہے کہ وہ عصـا، سـنین اور نقص من الثمرات ہیں [31]۔ابن کثیر اور علامہ آلوسـی نے جمہور یعــنی ابن عبــاس، عکــرمہ،شــعبی[32]،قتــادہ[33]، عطـــاء[34]اور مجاہد[35]کےقول(عصا ،سنین اورنقص من الثمرات)کـو راجح قـرار دیا ہے۔[36]

## ان معجزات کی تفصیل

**1۔العصا:**عصا سے مرادلکڑی کا ایک ایسا ڈنڈا ہے جو عام طور پر بکریاں چرانے اورپتے جھاڑنے کے کام آتا ہے،یہ آپ کا پہلا معجزہ تھا جس کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:﴿ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ قَالَ هِىَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰي غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسْعٰي ۝ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۝ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴾[37]"اور اے موسی!یہ آپ کے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟موسیٰ نے کہا یہ میرا عصا ہے ،اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور کئی مفادات بھی ہیں ۔فرمایا:اے موسیٰ!اسے پھینکیں ۔پس موسیٰ نے اسے پھینکا تو وہ یکا یک سانپ بن کر دوڑنے لگا۔اللہ نے فرمایا:اسے پکڑ لیں اور ڈریں نہیں،ہم اسے اس کی پہلی حالت پر پلٹا دیں گے"۔

**2۔ید بیضاء:**ید بیضاءسے مراد ہاتھ کابغیر کسی عیب کے روشن ومنور ہونا ہے،یہ آپ کا دوسرا معجزہ ہے ارشاد ربانی ہے:"اور اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھیے تو وہ بلا عیب کے چمکے گا "۔

**3۔سنین :** آل فرعون کوجب قحط سالی نے آلیا ، جیساکہ مجاہد کا قول ہے !وہ سنین کی تفسیرکرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سنین سے مرادقحط سالی ہے ۔[38]

**4۔نقص من الثمرات:**اس سے مراد پیداوار کا کم ہو نا ہے ۔ ابن ابی حاتم ؒ لکھتے ہیں:کہ رجاء بن حیو

"**وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ** "کی توضیح میں کہتے ہیں کہ: یہ کمی اتنی ہو تی کہ کھجور کے درخت پر صرف ایک ہی کھجور اُگتی[39]۔اور باقی پانچ معجزے بالترتیب طوفان،جراد ،قمل ،ضفادع اور دم ہیں جو سورہ اعراف میں مذکور ہیں[40]،جنکی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

5۔**طوفان**:اس سے مراد بارش ہے ،جیساکہ امام ابن جریر طبری کہتے ہیں کہ "موسٰیؑ نے بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے فرعون سے کہا تاہم اس نے انکار کیا،جس پر اللہ رب العالمین نے ان پر طوفان بھیجا اور وہ بارش تھی تو اس سے ان پر تھوڑی سی برسائی تو وہ ڈر گئے کہ یہ عذاب ہوگا انہوں نے موسٰیؑ سے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے کہ اللہ رب العالمین ہم سے اس بارش کو روک دے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور یہ اولاد اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں تو موسٰیؑ نے اپنے رب کے حضور دعا مانگی ،لیکن وہ ایمان نہیں لائے اور نہ ان کے ساتھ اولاد اسرائیل کو بھیجا،پس اللہ رب العالمین نے اس سال انکے لئے سابقہ سالوں سے زیادہ فصل،میوہ اورچارہ پیدا فرمایا تو کہنے لگے یہی تو وہ چیز ہے جس کی ہمیں خواہش تھی[41]۔

6۔**جراد**:اللہ رب العالمین نے کثرت سے ٹڈیاں بھیجیں جنہوں نے ان کے پھلوں،فصلوں اور میووں کو کھایا۔ جیساکہ امام ابن جریر طبری کہتے ہیں:اللہ رب

العالمین نے بطور عذاب ان کے فصل اور چارے پر ٹڈیوں کو مسلط کیا جب انہوں نے اس کا اثر چارے میں دیکھاتو وہ جان گئے کہ اب فصل ملیامیٹ ہو گی،تو موسیٰ کی منت کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے واسطے دعا کریں کہ ہم سے ان ٹڈیوں کو دور کردے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور قوم اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں چنانچہ موسیٰ نے دعا مانگی تو ٹڈیاں دور ہوئیں تاہم وہ ایمان نہیں لائے! اور نہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجا،پھر اپنی فصل کو صاف کیا اور گھروں میں سنبھال لیااور کہنے لگے اب ہم نے فصل محفوظ کرلی[42]۔

**7۔قمل** :"جوؤں"یہ عذاب خداوندی تھا جو غلوں کو نابود کردیتی تھی ۔جیساکہ امام طبری فرماتے ہیں :اللہ رب العالمین نے ان پرجوؤں کو نازل کردیا،اور وہ غلے کو کھانے والی ایسی چیز ہے جو اُسی کے اندر سے پیدا ہو تی ہے،پس ایک شخص دس اوڑھی لیکر چکی پر پیسنے کے لئے جاتا اور پسائی کے بعد اُسے تین قفیز غلہ بھی نصیب نہ ہو تا، تو موسیٰ سے دعا کی التجاء کی کہ ہم سے ان جووں کو دور کردے تو ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں اور قوم اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں چنانچہ موسیٰ نے پھراپنے رب سے دعا کی اور اللہ رب العزت نے ان سے جوؤں کو دور کردیالیکن بنی اسرائیل کو ساتھ بھیجنے سے انکار کردیا[43]۔

**8۔ضفادع**:اللہ رب العزت نے ان پر مینڈک مسلط کردیئے جو اتنی زیادہ تعداد میں تھے کہ ان کے کھانوں میں گرتے تھے اور بنی اسرائیل ان کو اپنی سونے کی جگہوں اور کپڑوں میں پاتے تھے۔جیساکہ امام ابن جریر طبری کہتے ہیں :اس دوران موسیٰ ؑ جب فرعون کے پاس بیٹھے تھے تو مینڈک کی آواز سنی ، فرعون سے کہا:اس میں تکلیف کیا ہے ؟ تو فرعون نے جواب دیا شائد یہ بھی ایک چال ہے ،شام ہو نے سے پہلے ہر شخص اپنی ٹھوڑی تک مینڈکوں میں پھنسا ہو اتھا اور جب وہ کچھ کہنا چاہتا تو مینڈک اس کے منہ میں چھلانگ لگاتی،پس انہوں نے موسیٰ ؑ سے اللہ کے حضور دعا مانگ لینے کی التجاء کی کہ ہم سے ان مینڈکوں کو دور کردے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور قوم اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں، لہذا اللہ رب العزت نے ان سے مینڈکوں کو دور کردیالیکن وہ ایمان نہیں لائے[44]۔

**9۔دم** : دریا نیل کا پانی خون میں تبدیل ہو گیا تو جب وہ گلاس کو اٹھاتے کہ پانی پئیں تووہ اس کو خون آلود پاتے تھے ۔جیسا کہ امام ابن جریر طبری کہتے ہیں :تو اللہ رب العزت نے ان پرخون کےعذاب بھیج دیاپس یہ اپنی نہروں، کنوؤں اور برتنوں کی طرف پانی کے لئے جاتے تو انہیں خون آلود پاتے ،تو انہوں نے اس سختی کی فرعون کو شکایت کی اورانہوں نے کہا کہ ہمیں خون کی عذاب میں مبتلاء کیا گیا ہمارے لئے پینے کا صاف پانی

نہیں ہے، تو فرعون نے یہ کہا! کہ موسیٰ نے آپ پر جادو کردیا ہے پس قوم کہنے لگی! کہاں سے اس نے سحرکیا ہے۔ ہمیں تو کوئی پانی کی ایسی چیز نہیں ملتی جس میں خون نہ ہو، تو موسیٰ کے پاس آئے، اور اللہ کے حضور دعا کی درخواست کی کہ ہمیں اس خون کے عذاب سے چھٹکارادے تو ہم ایمان لاتے ہیں اور قوم کو آپ کے ساتھ بھیجتے ہیں لہذا آپ نے دعا مانگی تو عذاب دور ہوا تاہم وہ پھر بھی ایمان نہ لائے اور نہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجا[45]۔

## موسیٰ ؑ کے معجزات تورات میں

1۔**عصا:** تورات میں ذکر ہے: "موسیٰ اور ہارون خداوند کے حکم کی تعمیل میں فرعون مصر کے پاس گئے۔ ہارون نے عصا نیچے پھینکا عصا سانپ بن گیا فرعون اور انکے عہدیداران ہکا بکا رہ گئے۔"[46]

2۔**ید بیضاء**: تورات میں ذکر ہے: "موسیٰ نے اپنے جبّے کھولا اور ہاتھ کو اندر کیا پھر موسیٰ نے اپنے ہاتھ کو جبّے کے باہر نکالا اس میں جِلدی بیماری ہوگئی تھی یہ برف کی مانند سفید تھا"۔[47]

3۔**خون**: تورات میں ذکر ہے: "موسیٰ اور ہارون نے خداوند کی جیساحکم تھا ویسا کیا۔ لاٹھی اُٹھائی اور دریائے نیل پر مارا۔اُس نے یہ فرعون اور اُ س کے عہدیداروں کے سامنے کیا۔پھر دریا کاسارا پانی خون میں تبدیل ہوگیا ۔دریا میں

مچھلیاں مرگئیں اور دریا سے بدبوآنے لگی،اس لئے مصری دریا سے پانی نہیں پی سکتے تھے ۔مصر میں ہر طرف خون تھا "۔[48]

4۔**مینڈک**: تورات میں ذکر ہے: " ہارون نے ملک مصر میں جہاں بھی پانی تھا اُس کے اوپر ہاتھ اُٹھایا اور مینڈک پانی سے باہر آنے شروع ہوگئے اور پورے ملک مصر کو ڈھک دیا"۔[49]

5۔ **جوئیں** :تورات میں ذکر ہے: " خداوند نے موسیٰ سے کہا ، ہارون سے کہے کہ وہ عصا اٹھائے اور اُس زمین کی گرد وغبار پرمارے،تب مصر میں ہر جگہ سارے گرد جوئیں بن جائیں گے۔ انہوں نے یہ کیا۔ہارون نے اپنے ہاتھ کے عصا کو اُٹھایا اور زمین پردھول میں مارا اور مصر میں ہر طرف دھول جوئیں بن گئیں "۔[50]

6۔**مکھیاں** : تورات میں ذکر ہے:"خداوند نے وہی کیا جو اسنے کہا ۔جھنڈ کے جھنڈ مکھیاں مصر میں آئیں مکھیاں فرعون کے گھر اور اس کے تمام عہدیداروں کے گھر میں بھر گئیں۔مکھیاں پورے ملک مصر میں بھر گئیں ۔ مکھیاں ملک کو تباہ کررہی تھیں "۔[51]

7۔**مویشیوں کا مرنا**: تورات میں ذکر ہے: "خداوند نے ویسا ہی کیا جیسا انہوں نے کہا تھا ۔ دوسری صبح مصر کے کھیت کے تمام جانور مرگئے۔ لیکن بنی اسرائیلوں کے جانوروں میں سے کوئی نہیں مرا"۔[52]

**8۔غبار**: تورات میں ذکر ہے:"موسیٰ اور ہارون نے راکھ لی ۔تب وہ گئے اور فرعون کے سامنے کھڑے ہوگئے اور موسیٰ نے راکھ کو ہوا میں پھینکا اور انسانوں اور جانوروں کو پھوڑے شروع ہونے لگے۔"[53]

**9۔اولے برسنا**: تورات میں ذکر ہے:"موسیٰ نے اپنا عصا کو ہوا میں اٹھایا تب خداوند نے گرج اور بجلیاں بھیجیں اور زمین پر اولے برسائے۔"[54]

**10۔ٹڈیاں**: تورات میں ذکر ہے:"موسٰی نے عصا کو مصر کے اوپر اٹھایا اور خداوند نے مشرق سے خوفناک آندھی چلائی ۔آندھی پورا دن اور پوری رات چلتی رہی جب صبح ہوئی تو آندھی ٹڈیوں کو لاچکی تھی۔ٹڈیاں ملک مصر میں اڑکر آئیں اور زمین پر بیٹھ گئیں "۔[55]

**11۔اندھیرا**: تورات میں ذکر ہے:"موسیٰ نے ہوا میں اپنے ہاتھ اٹھائے اور گہرے اندھیرے نے مصر کو ڈھک لیا ۔مصر میں تین دن تک اندھیرا رہا ۔کوئی دوسرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور تین دن تک کوئی اپنی جگہ سے نہیں اٹھ سکا ۔لیکن ان تمام جگہوں پر جہاں بنی اسرائیل رہتے تھے روشنی تھی"۔[56]

**12۔پہلوٹھے بیٹوں کا مرنا**: تورات میں ذکر ہے:"آدھی رات کو خداوند نے مصر کے تمام پہلوٹھے بیٹوں ،فرعون کے پہلوٹھے بیٹے (جومصر کا حاکم تھا) سے لے کر قید خانے میں بیٹھے قیدی کے بیٹے تک کو مار ڈالا۔پہلوٹھے جانور بھی مرگئے۔۔مصر میں اُس رات ہر گھر میں کوئی

نہ کوئی مرا ہو اس رات فرعون، اس کے عہدیدار اور مصر کے تمام لوگ زور سے رونے اور چیخنے لگے"۔[57]

**تقابلی جائزہ:** مذکورہ بالا قرآنی آیات اورتورات کی آیات سے موسیٰ ؑ کے معجزات واضح ہوتے ہیں ، دونوں ک تقابل سے درج ذیل فروق ظاہر ہوتے ہیں:

**1۔جادوگروں کامقابلہ کرنے سے عاجزآنا :** ارشاد باری تعالی ہے کہ جب موسیٰ ؑ نے عصا پھینکا اور اس نے دفعتاً ان کے سارے پر فریب دھندے کو ہڑپ کر لیا تو جادوگرعاجز آگئے اورموسیٰ ؑ کا مقابلہ نہ کر سکے۔[58]

جبکہ تورات میں ہے کہ جادوگروں نے بعض نشانیوں میں موسیٰ ؑ کا مقابلہ کیا مثلاًعصا کی نشانی میں[59] ، مصر کے تمام پانی کو خون میں تبدیل کرنے میں[60] اور ملک مصر میں مینڈک کو لے آنے میں[61]۔اب اگر یہ بات درست مانی جائے تو موسیٰ کی نبوت باطل ہو گئی کیونکہ اگر جادوگر بھی اس چیز پر قدرت رکھے جو نبی نے پیش کی ہو تو پھر تو جادو گر اور نبوت کا دعوٰی کرنے والے کا باب ایک ہو گیا ان دونوں میں فرق ہی نہیں رہا لہذا تورات کی قرآن مجید کی اس مخالفت سے یہ صریحی طور پرمعلوم ہو تا ہے کہ وہ تحریف شدہ ہے ۔[62]

**2۔لاٹھی کے ذکر میں تقدیم وتاخیر:** قرآن کریم میں لاٹھی کا ذکر ایک طرح ہے اور تورات میں دوسری طرح ہے یعنی مختلف ہے لہذا قرآن کریم میں ہے کہ

جادوگروں نے موسیٰ ؑ سے مشاورت کی اور مشورہ کے بعدان سے پہلے اپنی لاٹھیوں کو پھینکا[63]۔جبکہ تورات میں ہے: کہ ہارون نے پہلے لاٹھی کو پھینکا اور ان کے پھینکنے کے بعد فرعون کے ساتھیوں نے اپنی لاٹھیاں پھینکیں[64]۔تو یہ قرآن کریم اور تورات کے مابین واضح فرق ہے ۔

**دوسرا فرق یہ** ہے:قرآن کریم کہتا ہے: کہ جادوگروں کی لاٹھیوں کا سانپ میں تبدیل ہو نا یہ محض ایک خیال تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا [65]۔یعنی وہ لوگوں کی نظروں میں محض ایک خیال تھا حقیقت میں کچھ بھی نہیں تھا جیساکہ اس پر یہ ارشاد خداوندی دلالت کرتا ہے: ﴿ قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَاۗءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴾[66]۔علامہ ابن کثیر ؒ لکھتے ہیں: کہ انہوں نے آنکھوں کو یہ خیال دیا کہ جو کام انہوں نے کیا ہے وہ خارج میں بھی حقیقتاً اسی طرح ہے اور یہ محض ایک خیال ہی تھا[67]۔جبکہ موسیٰ ؑ کی لاٹھی کا بڑے اژدہے میں تبدیل ہوجانا یہ اللہ عزوجل کی قدرت سے حقیقت میں تبدیل ہو نا تھا اور جادوگروں کو معلوم ہوگیا کہ یہ سحر نہیں ہوسکتا بلکہ حقیقت ہے[68]۔جبکہ تورات میں یہ وضاحت مذکور نہیں ہے بلکہ تورات کی آیات سے مترشح ہوتا ہے کہ جادوگروں کی لاٹھیاں بھی سانپ بن گئی تھیں[69]۔جو کہ قرآن کریم میں ذکرکردہ تفصیل کے بالکل خلاف ہے۔

3۔ **جادوگروں کا ایمان لے آنا:** قرآن کریم نے ذکر کیا ہے کہ جب جادوگروں نے معجزے کی حقیقت کو جا ن لیا کہ یہ جادو نہیں ہے تو وہ رب العٰلمین پر ایمان لے آئے۔[70] جبکہ تورات میں اُن کے ایمان لانے کی وضاحت نہیں ہے اس میں صرف فرعون اور اس کی آل کی عدم تسلیمیت اور عناد کا ذکر ہے۔[71]

4۔ **یدبیضا سے متعلق تورات کا اختلاف:** موسیٰ ؑ کے ہاتھ کا ذکر قرآن کریم میں ہے : ﴿وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ اٰيَةً اُخْرٰى﴾[72]

یعنی قرآن کریم میں ہے کہ موسیٰ ؑ کے ہاتھ کا چمک اٹھنا یہ بیماری نہیں تھی۔جبکہ تورات میں اس کے برعکس ذکر ہے کہ ان کے ہاتھ میں جلدی بیماری ہوگئی تھی۔[73]اگر تورات کی آیت کو درست مان لیا جائے تو موسیٰ ؑ کے یدبیضا کے معجزے کا انکارلازم آئے گا کیونکہ بیماری سے ہاتھ کا روشن ہونا یہ عیب ہے اورمعجزہ عیب نہیں ہوتا۔لہذا معلوم ہوا کہ یدبیضا سے متعلق تورات کی تشریح(جلدی بیماری ہو گئی تھی ) غلط ہے۔

5۔ **اجمال اور تفصیل :** قرآن کریم میں صرف دو نشانیاں(عصا،ید بیضاء) تفصیلاً ذکر ہیں جبکہ باقی نشانیاں اجمالاً ذکر ہیں ۔جبکہ تورات میں اسی طرح نہیں ہے بلکہ ساری نشانیاں تفصیل اور ترتیب کے ساتھ ذکر ہیں جس کی تفصیل گزر چکی۔

**6۔تورات میں موجود بعض آیات کا قرآن مجید میں عدم ذکر :** تورات میں بعض نشانیاں ایسی ہیں جن کا ذکرقرآن کریم میں نہیں ملتا،مثلاًمکھیاں، اندھیرا،مویشیوں کامرنا،اولے برسنا،غبار، پہلوٹھے بیٹوں کا مرنا۔

**نتائج البحث:**اس بحث سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:

1. موسیٰ ؑ کے بعض ایسے معجزات جو قرآن کریم میں مذکور ہیں تورات میں بھی وہ بعینہ مذکور ہیں۔
2. ایسے معجزات جن کے ذکر کرنے میں قرآن کریم اور تورات میں یکسانیت پائی جاتی ہے جو اس بات پر دال ہے کہ پوری تورات منحرف نہیں ہے۔
3. قرآن میں موسیٰ ؑ کے وہ معجزے جن کی تورات میں مخالفت موجود ہے، اس بات پر دال ہے کہ بعض تورات تحریف شدہ ہے۔
4. تورات کے جن معجزات کی قرآن کریم تائید کرتا ہے ان کے اللہ کے کلام ہونے میں کوئی شک نہیں ۔
5. تورات کی وہ آیات جن کی تائید قرآن کریم سے ہوتی ہے ان کا صحیح ہونے کی حیثیت سے ادب واحترام بھی لازم ہے۔
6. موسیٰ ؑ کے ایسے معجزات جوقرآن وتورات میں متفق علیہ ہیں ان کی تعداد چھ ہے ، اورو ہ یہ ہیں :

1۔ عصا،2۔ ید بیضا،3۔ الدم،4۔الضفادع،5۔ القمل،6۔ الجراد۔

7. موسیٰ ؑ کے ایسے معجزات جن کا ذکر قرآن مجید میں ملتا ہے لیکن تورات میں نہیں، ان کی تعداد تین ہے، اور وہ یہ ہیں:
1۔سنیین،2نقص من الثمرات،3۔الطوفان۔

8. موسیٰ ؑ کے ایسے معجزات جن کا ذکر تورات میں ملتا ہے لیکن قرآن مجید میں نہیں، ان کی تعداد چھ ہے، اور وہ یہ ہیں: 1۔مکھیاں،2۔مویشیوں کا مرنا،3۔غبار،4۔اولے برسنا، 5۔اندھیرا، 6۔ پہلوٹھے بیٹوں کا مرنا۔

## حوالہ جات ( References)

[1] سور الحجر:۹

[2] النووی،ابو زکریا محیی الدین ، تذیب الاسماء واللغات، دار الکتب العلمی، بیروت - لبنان، ج۲،ص۱۲۰

[3] سور المؤمنون:۴۵ ۴۶

[4] سور ط:۷۷ ۷۸

[5] سور الشعراء:۶۱ ۶۲

[6] جامع البخاری،البخاری، ابو عبدال محمد بن اسماعیل الجعفی،ت:محمد زیر بن ناصر، دار طوق النجا،ط:۱،۱۴۲۲ھجری،کتاب فرض الخمس،باب ما کان النبی صلی اللہ علی وسلم یعطی المؤلف قلوبھم وغیرھم من الخمس ونحوہ،رقم:۳۱۵۰

[7] سور الکف:۶۶

[8] الخرائطی، ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد ،ت:ایمن عبد الجابربحیری ، مکارم الاخلاق ومعالیھا ومحمود طرائقھا،دار الآفاق العربی،قار، ط:اول، ۱۴۱۹ھ،باب فضیل الحیاءوجسیم خطر،رقم:۳۱۶

[9] صحیح مسلم،نیسابوری ، ابو حسن مسلم بن حجاج ،ت: فؤاد عبد الباقی،دار احیاء التراث عربی–بیروت کتاب الفضائل،باب من فضائل موسی ،رقم:۲۳۷۲

[10] جرجانی علی بن محمد بن علی زین ، التعریفات، م:۸۱۶ھ، دار الکتب العلمی بیروت ،ط: اول،۱۴۰۳ھ ج۱، ص ۲۱۹

[11] المعجم الوسیط،مجمع اللغ العربی بالقار ،دار الدعوج۲،ص:۵۸۵

[12] The Concept of RevIlation and Prophecy in Hinduism, A Critical Islamic Review, M. Mudasir Ali, M.A Thesis, IIUII, 1999, PP 73- 75

[13] نام ابرایم بن آزر تھا، آپ کامدفن فلسطین میں  ،آپ کو نمرود اور اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا تھا تذیب الأسماء واللغات ، ج۱، ص ۹۸

[14] الصافی محی الدین، محاضرات فی السمعیات، دارالطباع المحمدی، قار،ط:اول ، ص۲۹ ۳۰

[15] الجرجانی، کتاب التعریفات،ج۱،ص۱۸۴

[16] کتاب التعریفات،ج۱،ص۱۸۴

[17] Compiled somewhere around 538 BC, Torah is the result of long process of editing and thus no exact and precise date. Anyhow it was compiled between 5th to 6th centuries BC.

[18] مزید معانی دیکھئ:فرنیسدافیدسن ، قاموسالکتابالمقدس اور اصول العقید فی ڈاکٹر محمد حافظ الشرید، التوراۃ المحرف، عرض و نقض، ۲۰۰۳،ص ۶

[19] د احمد مختار عبد الحمید عمر ،معجم اللغ العربی المعاصر، ، عالم الکتب، ط: اول ،۱۴۲۹ھ،ج۱،ص: ۳۰۵- المعجم الوسیط،ج۱،ص۹۰

[20] ضیاءالرحمٰن الاعظمی، دراسات فی الیودی والمسیحی و ادیان الند، ص ۱۲۹

[21] سفر اسفار کی جمع  جو کتاب اور باب ک لئ استعمال کیا جاتا  جبک فصل کیلئ الاصحاح کا لفظ استعمال وتا 

[22] الراغب الاصفانی ،المفردات فی غریب القرآن،اصح المطابع کراچی،ص:۴۱۱، بحوال تقی عثمانی، مفتی، علوم القرآن،ص:۲۹

[23] کتاب التعریفات،ج ۱،ص۱۷۴

[24] سور الاسراء:۱۰۱

[25] سور الاعراف:۱۳۳

[26] ضحاک بن مزاحم : تفسیر ک عالم ت تاریخ وفات میں اقوال ی یں: ۱۰۲ھ،۱۰۵ھ یا ۱۰۶ھ  دیکھئ: ذبی ،شمس الدین ،سیر اعلام النبلاء، مؤسس الرسال،طبع:سوم ، ۱۴۰۵ھ-۱۹۸۵م ۴/ ۵۹۸

[27] فرعون جسکا بعض اقوال میں نام قابوس آیا  انتائی سفاک، ظالم، متکبر اور خدائی کا دعویدار تھا حضرت موسٰی کی دعوت کی تردید کی اوربالآخر دریائ نیل میں لاک کئ گئ دیکھئ:الرازی، فخر الدین رازی،تفسیر کبیر،دار احیاء التراث العربی – بیروت،ط:سوم، ۱۴۲۰ ھ،۳/۵۰۵

[28] نام:محمد بن کعب قرظی تھاجلیل القدر مدنی تابعی تھی آپ کی تاریخ وفات: ۱۲۹ھ ( مزی، تذیب الکمال فی اسماء الرجال، مؤسس الرسال – بیروت، ج۲۶،ص۳۴۷

[29] آپ کا نام عبدال بن عباس بن عبدالمطلب یںترجمان القرآن ک لقب س جان جات یںآپ۶۸ھ کو فوت وئ الاصبانی،معرف الصحاب، دار الوطن للنشر،الریاض،ج۳،ص۱۶۹۹

[30] عکرم ابن عباس ک آزاد کرد غلام تھےآپ کی تاریخ وفات ۱۰۶ھ یا ۱۰۷ھ  تذکر الحفاظ،ج ۱،ص:۷۳

[31] الطبری، جامع البیان فی تاویل القرآن، ت:احمد محمد شاکر، مؤسسالرسال،ط:اول،1420ھ- 2000 م، ج۱۷، ص ۵۶۴ ۵۶۶

[32] نام عامر بن شراحیل شعبی تھا جو ۱۹ھ کو کوف میں پیدا وئآپ مستند فقی، ثق راوی اور بزرگ تابعی تھ تذکر الحفاظ،ج۱،ص۷۴

[33] آپ کا تعلق بصر ک مفسرین اور حفاظ میں س تھاجو ۱۱۸ھ کو فوت وئ تذکر الحفاظ، ج۱، ص ۱۱۵

[34] عطاء بن اسلم ابی رباح مکی تابعی تھے جنہوں نے ۱۱۴ھ کو اس دار فانی کو خیر باد کہہ دیا ۔تذکرۃ الحفاظ، ج۱،ص۹۲۔
[35] مجاہدؒ شیخ المفسرین کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ آپ متقن،ثقہ اور عابد تھے آپ ۱۰۴ھ کو فوت ہوئے۔ ابن سعد،الطبقات ،ج۶، ص۱۹۔
[36] ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ،ت:سامی بن محمد سلامۃ،دار طیبۃ للنشر والتوزیع،ط:دوم ،۱۴۲۰ھ،ج ۵،ص ۱۲۴۔/ امام آلوسیؒ، روح المعانی،ت:علی عبد الباری عطیۃ، دار الکتب العلمیۃ–بیروت،ط:اول، ج ۸،ص۱۷۲۔
[37] سورۃ طہ:۱۷۔۲۱۔
[38] تفسیر مجاہد،مجاہد بن جبر تابعی ت:دکتور محمد عبد السلام،دار فکر اسلامی حدیث، مصر،ط:اول ، ۱۴۱۰ھ،ج۱ص۳۴۱۔
[39] تفسیر القرآن العظیم ، ابن ابی حاتم،ج۵،ص۱۵۴۲۔
[40] سورۃ الاعراف:۱۳۰۔۱۳۳۔
[41] تفسیر طبری،ج ۱۳، ص ۵۶۔
[42] نفس المصدر۔
[43] نفس المصدر، ص ۵۸۔
[44] نفس المصدر۔
[45] نفس المصدر۔
[46] الکتاب المقدس،کتاب الخروج،باب ۷،آیت۸تا۱۰۔
[47] کتاب الخروج،باب۴،آیت ۶۔ ۷۔
[48] کتاب الخروج،باب۷،آیت۱۹۔۲۰۔
[49] کتاب الخروج،باب۸،آیت ۵۔ ۷۔
[50] کتاب الخروج،باب۸،آیت ۱۶۔ ۱۸۔
[51] نفس المصدر، آیت۲۰۔ ۲۴۔
[52] نفس المصدر، آیت۱۔ ۶۔
[53] کتاب الخروج،باب۹،آیت ۸۔۱۰۔
[54] نفس المصدر، ۲۲۔ ۲۳۔
[55] کتاب الخروج،باب۱۰،آیت ۱۲۔۱۴۔
[56] نفس المصدر،آیت ۲۱۔۲۳۔
[57] کتاب الخروج،باب۱۲،آیت۲۹۔۳۰۔
[58] سورۃ الاعراف:۱۱۹۔۱۲۰۔
[59] کتاب الخروج،باب۷،آیت:۱۱۔
[60] نفس المصدر ،آیت:۲۰۔
[61] کتاب الخروج،باب۸،آیت :۷۔
[62] سورۃ النساء:۴۶۔
[63] سورۃ الاعراف:۱۱۵۔ ۱۱۶۔
[64] کتاب الخروج،باب۱۲،آیت۱۰۔۱۳۔
[65] سورۃ طہ:۶۶۔
[66] سورۃ الاعراف:۱۱۶۔
[67] تفسیر القرآن العظیم،ج۳،ص۴۵۶۔
[68] سورۃ الشعراء:۴۵۔۴۸۔
[69] کتاب الخروج،باب ۷،آیت:۱۲۔
[70] سورۃ الشعراء:۴۶۔ ۴۷۔
[71] کتاب الخروج،باب ۷،آیت:۱۳۔
[72] سورۃ طہ:۲۲۔
[73] کتاب الخروج،باب۴،آیت۶۔